www.KitaboSunnat.com

اداریہ

تحفظِ قراءات اور مجلّہ 'رشد'

قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کی کلام اور نبی کریمﷺ کا زندۂ جاوید معجزہ ہے۔قرآنِ کریم کے ہر لفظ وترکیب میں اگر معانی کا جہاں پوشیدہ ہے، تو اس کے پُرجلال اَندازِ بیان نے بہت سے بھٹکے لوگوں کو راہِ حق کی ہدایت دی ہے، جن میں سیدنا عمر بن خطاب، جبیر بن مطعم اور بہت سے دیگر صحابہ کرام کے نام لئے جاسکتے ہیں۔

اس دور میں قرآنِ مجید کے اعجاز کے اگر بہت سے پہلو نمایاں ہورہے ہیں تو اس کی ایک اہمیت اور خوبی تو سرچڑھ کر آشکارا ہورہی ہے اور وہ ہے: اجنبیت وغربتِ اسلام کے اس دور میں اسلام کی بقا اور اس کا وجود قرآن کی بدولت قائم ودائم ہے۔ غیرمسلم اسلام کے خلاف نت نئے حملے کررہے ہیں اور ملتِ اسلامیہ عرصۂ دراز سے ان کی جارحانہ بربریت کا شکار ہے، لیکن اگر ملتِ بیضا کے فرزند کفر کے مقابلے میں جم کر کھڑے ہیں اور میدانِ جہاد میں دشمنوں کو پے درپے شکست دے رہے ہیں، تو اس کی وجہ ان مجاہدین کے پاس قرآن کی شکل میں اللہ تعالیٰ کے وعدوں کا یوں محفوظ ہونا ہے جس کے ایک ایک لفظ کے منزل من اللہ ہونے میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔

تہذیب وثقافت کے میدان میں اسلام کا حلیہ مسخ کیا جاتا ہے تو قرآنِ حکیم کی آیاتِ بینات کے ذریعے ہر حیلہ جو کے مکروفریب کا فسوں آخرکار بکھر کر رہ جاتا ہے۔فکر ونظریہ کے میدان میں آئے روز اسلام پر تحریف وتاویل کے وار کئے جاتے ہیں، لیکن کچھ عرصہ کے بعد ہی ان کا زور ٹوٹ کررہ جاتا ہے۔قرآنِ کریم کے منزل من اللہ اور آخری الہامی کتاب ہونے کے ناطے اس پر عمل کرنے والا ہر انسان اپنے اندر خاص ایمانی جذبہ، روحانی قوت اور الٰہی تائید محسوس کرتا ہے۔اس ایمان ویقین اور علم ونظریہ کا دُنیا کے کسی بھی جابر وقاہر حکمران کے پاس کوئی توڑ موجود نہیں ہے!

قرآنِ کریم اسلام کا مرکز ومحور ہے۔ یہ بجا کہ واقعاتی طور پر قرآن مجید ہمیں ذاتِ اقدسﷺ کے ذریعے ملا ہے، اوران پر ایمانِ کامل ہو، تب ہی قرآنِ مجید تک رسائی حاصل ہوتی ہے۔لیکن فی زمانہ مسلمان قرآن کے مطالعے سے ہی مقامِ رسالتﷺ کا شعور اور اتباعِ سنت کا جذبہ مستحکم کرتے ہیں۔آیاتِ کریمہ نے ہی اتباعِ سنت کی اہمیت کو ہر مسلم کے دل میں جاگزیں کیا ہے۔قرآن مجید ہی کے سہارے حدیث وسنت کی اتباع کا جذبہ اُمتِ مسلمہ میں کسی لمحے سرد نہیں پڑتا۔ جب تک قرآنِ کریم محفوظ ومامون شکل میں موجود ہے، اس وقت تک ملتِ اسلامیہ کے علمی وروحانی وجود کو ہزار زخم لگائے جائیں، یہ ملت پھر اپنے مرکزِ قرآنی سے تائید پا کر احیا کی صلاحیت اپنے اندر رکھتی ہے۔ اَدیان وملل کے اس مقابلے میں قرآنِ کریم کو دیگر اَقوام پر یہ ایسی نمایاں فوقیت حاصل ہے جس کا خراج اس کے مقابل آنے والی ہر قوم کو ادا کرنا پڑ رہا ہے۔

منعمِ حقیقی اللہ جل جلالہٗ نے قرآنِ کریم کی حفاظت کی ذمہ داری لے کر ملتِ اسلامیہ پر ایک لازوال احسان کیا ہے۔ اس عظیم ذمہ داری کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے نفوسِ قدسیہ تخلیق کئے، جن کی زندگیوں کا مقصد ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حفاظتِ قرآن ٹھہرا۔ کتنے مبارک ہیں یہ لوگ جن کے حصے اللہ تعالیٰ کی اس عظیم ذمہ داری کی تکمیل کی سعادت آئی ہے، اسی لئے روزِ قیامت قرآن کے ایسے ہر محافظ کو اللہ تعالیٰ 'قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجے چڑھتا جا' کی نوید سنا کر بہترین جزا دیں گے۔ [جامع الترمذي: ۲۸۳۸]

قرآن ایمان واعتقاد کا خزینہ اور علوم ومعارف کا گنجینہ ہے۔ نوعِ انسانی کو درپیش ہر مسئلے کی اس میں براہِ راست رہنمائی نہیں تو اشارہ وکنایہ بہرطور پایا جاتا ہے جس سے سربستہ اَسرار ورموز کی گرہیں کھل جاتی ہیں۔ یہ سائنس کی کتاب نہیں بلکہ اس کا موضوع انسان کا تصور ومقصدِ حیات ہے لیکن اس میں اس نوعیت کے دعوے جا بجا موجود ہے جن کے اِنکشاف سے اہل سائنس انگشت بہ دندان اور محوِ حیرت ہیں۔ سالہا سال کی تحقیق کے بعد جس سائنسی نکتے کی عقدہ کشائی کی جاتی ہے، وہ بسا اوقات بڑے مختصر اور جامع انداز میں قرآن کے الفاظ میں موجود ہوتا ہے۔ دراصل اس نکتہ کی تفصیلات میسر آجانے کے بعد قرآنِ کریم کے اس اندازِ بیان کی حقیقت اور گہرائی کا شعور انسان کو ہونا ممکن ہوجاتا ہے۔

قرآن کی عظیم الشان اہمیت کے پیش نظر اس سے متعلق ہر علم کی شان وعظمت دیگر علوم سے بالا تر ہوجاتی ہے۔ یوں تو قرآنِ حکیم کے ہر پہلو سے علوم کے سوتے پھوٹتے ہیں جو اپنی وسعت واِفادیت کے پیش نظر آگے چل کر دریا اور سمندر کا روپ دھار لیتے ہیں لیکن ایسے علوم جن کا تعلق براہِ راست قرآن کریم کے متن سے ہے، ان کی شان وعظمت اس اعتبار سے زیادہ اہم ہے کہ یہ ان مبارک الفاظ کی حفاظت ہے جنہیں اللہ جل جلالہٗ نے خود اَدا فرمایا، اور یہ الفاظ وتراکیب ان بے شمار مبارک ومقدس معانی کے لئے مَظروف کا کام دیتے ہیں جن سے انسانیت کی ہدایت وابستہ ہے۔ یاد رہے کہ قرآن مجید کے الفاظِ مبارکہ میں اللہ کی صفتِ تکلم کا اِظہار اس کو جہاں ایک قہروجبروت والے خالق کا جاہ وجلال عطا کرتا ہے، وہاں اس کو اللہ کی تمام مخلوقات بشمول انبیا علیہم السلام پر برتری بھی عطا کرتا ہے۔ اس اعتبار سے الفاظِ قرآن سے متعلقہ علوم کی اہمیت ومعنویت بھی دیگر علوم سے بالا تر ہوجاتی ہے۔

قرآن کے تلفظ واَدا کا علم نہ صرف اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے جبریل روح الامین کے توسط سے نبی آخر الزمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوا ہے، اور لسانِ نبوت سے اُمتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو منتقل ہوا بلکہ الفاظ کے ساتھ اس کے علم الاداء کی حفاظت کی ذمہ داری بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے جیسا کہ ﴿إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْءَانَهُ﴾ [القيامة: ۱۷] کی آیت کریمہ سے حفاظتِ قرآن اور تلفظِ قرآن کی الٰہی ذمہ داری کا بہ صراحت علم ہوتا ہے۔ تلفظ واَدا کے اس اُسلوب و انداز کو، جو منزل من اللہ ہے، مسلمانوں نے باضابطہ طور پر 'علم تجوید وقراءات' کا نام دے کر متعدد اُصول وقوانین کی شکل میں محفوظ ومدوّن کردیا ہے۔

ملتِ اسلامیہ کے زوال کے اس دور میں دیگر علومِ اسلامیہ کی طرح مغربی فکر وفلسفہ نے قرآنی الفاظ وتلفظ کے اس علم کی حقانیت کو بھی معرضِ شک وشبہ میں لانے کی بھرپور کوششیں کیں۔ آج ہمیں مسلم معاشروں میں دین پر نت نئے اعتراضات اور اسلامی علمیت کے بارے میں نت نئے انکشافات آئے روز سننے کو ملتے ہیں، اگر ان گمراہ افکار کا تعاقب کیا جائے تو یہ دراصل مغرب کی تحریک استشراق کے برگ وبار اور اُنہی غیرمسلموں کے پیدا کردہ شبہات ہوتے ہیں جنہیں ہمارے ہاں ان کے فکری جانشین اور خوشہ چین غیروں سے لے کر دُہرا دیتے ہیں۔ اہل مغرب کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان پھینکے ہوئے نوالوں کو ہمارے نام نہاد 'فرزندانِ اسلام' دوبارہ چبا کر اپنی علم دانی اور نکتہ رسی کا رعب جھاڑتے ہوئے اسلام پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ نا معلوم اس وقت خود ایسے معترضین کس مقام پر کھڑے ہوتے ہیں جب وہ قرآن، حدیثِ نبویہ ﷺ، ائمہ اسلاف رحمہم اللہ اور اپنی مستند تاریخ کے خلاف اپنے دشمنوں کی زبان بول کر ان کو تقویت بخش رہے ہوتے ہیں۔ فی زمانہ انکارِ حدیث، انکارِ قراءات اور اسلام کے مایہ ناز سیاسی وقانونی اور معاشی ومعاشرتی تصورات پر ہمہ نوعیتی اعتراضات کے ڈانڈے اسی مغربی فکر سے برآمد ہوئے ہیں، جنہیں اپنی محدود دنیوی کامیابی پر ناز، اور اپنی فسادہ زدہ علمیت پر گھمنڈ وغرور ہے۔ خلاقِ عالم سے انحراف وانکار کے بعد اس کی عطا کردہ صلاحیتوں اور وسائل سے استفادہ نے ان کے غرور وتکبر کو دو چند کردیا ہے!! بطورِ مثال

- اجناس گولڈ زیہر
- آرتھر جیفری وغیرہ

عالم مغرب میں مستشرقین اور برصغیر پاک وہند میں ان کے خوشہ چین، جنہوں نے اِس سے قبل حدیث وسنت کی اہمیت وحجیت سے اِعراض کا رویہ اپنایا اور اس میں نت نئے مغالطوں اور شبہات کو جگہ دی، پھر قرآنِ کریم کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کے اصل الفاظ میں شبہات ڈھونڈنے شروع کردیئے حتیٰ کہ قرآن کے معجز الفاظ کو بھی تشکیک کا نشانہ بنایا گیا۔ مسلمانوں کی اسلام اور علوم اسلامیہ سے غفلت کے نتیجے میں قرآنِ کریم کے بارے میں اتفاقی واجماعی اُمور کو شک وشبہ کی نظر سے پیش کیا جانے لگا۔ پھر اُنہوں نے قرآنِ کریم کے متعدد اور متفقہ واجماعی اسالیبِ تلاوت (قراءات) کی نفی کرکے چودہ صدیوں اور دورِ حاضر کے ملتِ اسلامیہ کے اجماعی تعامل کو حرفِ غلط کی طرح مٹانے کی کوششیں شروع کردیں۔

یاد رہے کہ قرآنِ کریم کی ان متنوع قراءات کا انکار کرنے والے لوگ وہی ہیں جو مغربی علم وفلسفہ سے مرعوب اور حدیث وسنت میں تشکیک پیدا کرنے کی 'مخدوش علمی روایت' کے حامل وقائل ہیں۔ مسلمانوں میں جن لوگوں نے انکار یا استخفافِ حدیث کا رویہ اپنایا، اس کے 'ثمرہ' کے طور پر آج وہ قرآنِ مجید کی قراءات کے انکار کے ذریعے اس کے اہم حصہ کے منکر بھی ہورہے ہیں۔ دراصل یہ وہ لوگ ہیں جنہیں روایت کے لفظ سے چڑ ہوگئی ہے، کیونکہ مغربی تہذیب روایت کی بجائے پرفتن معقولات پر قائم ومنحصر ہے جبکہ اسلام اللہ کی طرف سے نازل شدہ دین ہونے کے ناطے ایک منقول ومروی دین ہے۔ دین میں سے منقولات (اَسناد ومتن) کو نکال دیا جائے تو کچھ نہیں بچتا اور مسلمان اہل مغرب کی طرح عقل پر انحصار کرنے کی بجائے منقولات کے فہم میں عقل وتجربہ کو بھرپور استعمال کرتے ہیں۔ چونکہ قراءات کا تعلق بھی منقولات سے ہے، اس لئے وہ اس کی حجیت تسلیم کرنے سے بھی انکاری ہیں، جبکہ قرآن بھی دراصل تلقّی واَدا کے ذریعے حاصل ہونے والی منقول چیز ہی ہے جس کے مرویات سے بالاتر ہونے کا اُنہیں بلا جواز و بلا دلیل اندیشہ لاحق ہوا ہے۔

قرآنِ کریم کی معجزاتی حیثیت اس کے الفاظ میں نمایاں ترین ہے۔ قرآن میں کفار کو اسی جیسی دس سورتیں، ایک سورت یا ایک آیت بنا کر لانے کی کئی بار دعوت دی گئی ہے، جس میں اُنہیں اپنا پورا لاؤ لشکر اور پوری کائنات میں اپنی قوتوں کو جمع کرکے اس چیلنج کو مشترکہ طور پر پورا کرنے کو بھی کہا گیا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ آج تک اس قرآنی چیلنج

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کسی کو کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ اسی طرح قرآنِ کریم کی ادائیگی (قراءات) کی اللہ تعالیٰ نے سات مختلف اسالیب میں اجازت دی ہے۔ یہ ساتوں اسالیب نبی کریمﷺ سے براہِ راست، بالتواتر منقول اور مصاحفِ عثمانیہ میں موجود و محفوظ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کو انہی اسالیب پر نازل کیا ہے، ان اسالیبِ قرآن کا عین و مصداق تو واضح اور حتمی ہے، جس کو آج تک پڑھا پڑھایا جاتا ہے، البتہ تشکیل و تدوین کی زبان میں ان اَسالیب کو کس کلیہ واُصول کی زبان میں بیان کیا جائے، اس میں علما کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔ گویا مصداق میں تو اختلاف نہیں بلکہ تعبیر میں اشکال ہے جیسا کہ اکثر وبیشتر علوم کی تعریف میں اختلاف موجود ہوتا ہے۔ بطورِ مثال مسلم کا مصداق کیا ہے، یہ تو ایک واضح امر ہے لیکن مسلمان کی جامع ومانع تعریف کیا ہو؟ اس میں ایک سے زیادہ تفصیلات وتعبیرات ہوسکتی ہیں۔ جو شخص قراءات کی تعبیر وتدوین کے مرحلہ میں ہونے والے اختلاف سے بچنا چاہے تو اسے چاہئے کہ نبوی اصطلاح کو برقرار رکھتے ہوئے اُنہیں 'اَحرف' سے تعبیر کرلے، یا احادیث میں ان کے لئے قراءۃ کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے، اس پر اکتفا کیا جاسکتا ہے۔ گویا قرآنِ کریم میں پائی جانے والی ان قراءتوں کو تلفظ واَدائیگی کی متنوع صورتیں قرار دیا جاسکتا ہے۔

قراءاتِ قرآنیہ کا انکار کرنے والے مختلف پہلوؤں سے اعتراض کرتے ہیں، حالانکہ وہ اگر قراءات کو صرف اس پہلو سے ہی دیکھیں کہ 'سبعہ احرف' کو بیان کرنے والی احادیث محدثانہ اصطلاح میں متواتر کا درجہ رکھتی ہیں، اور دُنیا کے سب سے مستند ذخیرہ فرامین رسالت (احادیثِ نبویہﷺ) میں جابجا قرآنِ مجید کی ادائیگیوں میں اختلاف کا ماثور تذکرہ موجود ہے، جن میں قریباً ۱۸۲ اَحادیث تو صرف صحیح بخاری ہی میں موجود ہیں، اس کے علاوہ دیگر کتبِ حدیث میں ان کی تعداد ہزاروں سے متجاوز ہے۔ (مزید وضاحت کیلئے اسی شمارے موجود مضمون 'احادیث مبارکہ میں روایت حفص کے علاوہ دیگر متواتر روایات' ملاحظہ فرمائیں!)

ان احادیث کی بنا پر قراءاتِ قرانیہ کا شرعی وجود وثبوت تو مسلم ہے، ان کو اگر علمائے اسلام نے ایک تعریف کی شکل میں متفقہ طور پر تعبیر نہیں کیا، تو اس سے ان مستند ومتواتر احادیث پر عمل کے پہلو سے کیا اَثر پڑ سکتا ہے؟ یوں بھی تعریفوں میں اختلاف کا شبہ اُڑانے والے بلاوجہ ابہام واعتراض کو دخل دیتے ہیں، وگرنہ قراتوں کی ان تعریفات میں تعارض وتضاد کی بجائے تنوع وتفصیل کا ہی اختلاف ہے۔ (دیکھئے اس شمارے میں موجود مضمون 'حدیث ِسبعہ احرف کا مفہوم، تنقیحات وتوضیحات')

یاد رہے کہ مسلمانوں نے علم قراءت کی تدوین کے بعد سے قرآن کریم کے تلفظ واَدا میں یہ گنجائش پیدا نہیں کی تھی، بلکہ وہ دورِ نبویﷺ، دورِ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ، جن کو بہ زبانِ رسالت 'خیر القرون' سے تعبیر کیا گیا ہے، میں ہی ان قراءات کو پڑھتے پڑھاتے آئے ہیں، جن کی قرائے کرام رحمہم اللہ کے ہاں الگ متواتر اسناد موجود ہیں اور خیر القرون کا یہی تسلسل آج تک چلا آتا ہے، جس کی متواتر ومستند احادیثِ مبارکہ سے تقویت وتائید حاصل ہوتی ہے۔

- قراءاتِ قرانیہ اعجازِ قرآنی کا اہم حصہ ہیں۔ اس سے قرآنی علوم ومعارف کے بہت سے پہلو اُجاگر ہوتے ہیں جیسا کہ زیرنظر مجلّہ کے بعض مضامین قرآءات کی اسی علمی افادیت کے موضوع پر لکھے گئے ہیں۔ چودہ صدیوں سے اُمت ِمسلمہ ان کی حقانیت وحجیت پر متفق رہی ہے۔ قراءات کی حجیت اس سے بڑھ کر کیا ہوگی کہ ہمارے ہاں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھا جانے والا قرآن کریم بھی انہی قراءات میں سے ایک ہے، جیسا کہ اس پر واضح لکھا ہوتا ہے [بروایة حفص عن عاصم] کہ یہ امام حفص کی اپنے استاد امام عاصم سے روایت ہے۔

- دورِ عثمانی میں قرآنِ کریم کو باضابطہ تحریری طور پر مدوّن ومحفوظ کیا گیا، اور قرآنِ کریم کی مختلف منسوخ و شاذ قراءات اور تفسیری روایات کو ضائع کر کے مستند متن کو محفوظ کر دیا گیا۔ انہی مصاحفِ عثمانیہ کے ذریعے احرفِ سبعہ کو بھی تحریری طور پر محفوظ کیا گیا۔ کسی بھی قراءتِ قرآنی کے مستند ہونے کے لئے یہ شرط اساسی حیثیت رکھتی ہے کہ وہ مصحفِ عثمانی کے مطابق ہو۔ یاد رہے کہ ان مصاحفِ عثمانیہ میں اس اُسلوبِ کتابت کی پابندی کی گئی تھی جو اس سے قبل دورِ نبوی ﷺ اور صاحبین رضی اللہ عنہما کے اَدوارِ خلافت کے صحف میں ملحوظ رکھا گیا تھا۔ جیسا کہ علم رسم وضبط کی مستند کتابوں اور 'مجلس' کی لائبریری میں موجود مصحفِ عثمانی کے ایک نادر نسخے (جس کے بعض صفحات کی سکیننگ شمارہ ہذا میں موجود ہے) کے مطالعے سے اس التزام کا بخوبی علم ہوتا ہے۔
- بعد ازاں تاریخِ اسلامی کی ہزاروں دستاویزات، کتبِ احادیث وفقہ کے مجموعوں حتیٰ کہ کتبِ تفاسیر میں ان متعدد قراءات پر مشتمل قرآنی متن کو تحریر کیا جاتا رہا۔ مثلاً
  - تفسیر فتح القدیر للشوكاني جس میں نص قرآنی روایتِ ورش عن نافع میں، جبکہ بعض نسخوں میں روایت دوری عن ابی عمرو میں ہے۔
  - تمام کتبِ احادیث (خصوصاً صحیح بخاری) کے قراءات اور تفسیر کے ابواب
- یہ قراءات بیشتر بلادِ اسلامیہ میں روزِ اوّل سے اس طرح مروّج چلی آرہی ہیں حتیٰ کہ بعض افریقی ممالک میں روایت قالون اور روایت ورش کو وہی حیثیت حاصل ہے جو ہمارے ہاں روایت حفص عن عاصم کو ہے اور یہ سلسلہ آج تک یوں ہی جاری وساری ہے۔ اس سلسلے میں بطورِ مثال مغرب عربی (الجزائر، مراکش، موریطانیہ وغیرہ)، مغربی افریقہ (سینیگال، نائیجر، مالی، نائیجیریا وغیرہ) شمال افریقہ اور مصر، چاڈ، سوڈان کے بعض علاقوں اور تیونس کے مغربی اور جنوبی علاقوں میں روایتِ ورش کا جبکہ لیبیا، تیونس کے اکثر اور مصر اور سوڈان کے بعض علاقوں میں روایتِ قالون کا نام لیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح سوڈان، صومالیہ، چاڈ، نائیجریا، اریٹریا، کینیا اور عمومی طور پر سنٹرل افریقہ میں روایت دوری عن ابی عمرو منتشر ہے۔
- ملتِ اسلامیہ کے نامور قراء ان قراءات میں قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ مشہور مصری قاری شیخ عبدالباسط اور شیخ محمد صدیق منشاوی کی تلاوتوں کا عام معمول ہے۔ اسی طرح حرم مدنی کے امام الائمہ شیخ علی عبد الرحمٰن حذیفی کا مکمل قرآن روایت قالون میں نشر ہوا جو کہ حرم مدنی کے ارد گرد تمام مارکیٹوں میں عام میسر ہے۔
- دُنیا بھر کے نشریاتی ادارے مختلف قراءات میں قرآنِ کریم کو شائع کر رہے ہیں جیسا کہ رُشد کی خصوصی اشاعت، حصہ اول کے صفحہ نمبر ۲۲۰ تا ۲۳۱ میں ان نسخوں کی فوٹو کاپی ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔
- مسلم ممالک کی وزارت ہائے اوقاف ومذہبی اُمور نے سرکاری سطح پر متنوع قراءات پر مشتمل ان مصاحف کو بڑے اہتمام سے شائع کیا ہے۔ دیکھیں رُشد کی خصوصی اشاعت، حصہ اول کے صفحہ نمبر ۲۲۰ تا ۲۳۱
- دنیا بھر کے مدارس اور نامور اسلامی جامعات مثلاً مدینہ منورہ یونیورسٹی اور جامعہ ازہر، قاہرہ وغیرہ میں یہ قراءات

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ